



تصورِ مزاح اور معاصر تفریحی سرگرمیاں: سیرت النبی ﷺ کے تناظر میں تنقیدی مطالعہ

The Concept of Humor and Contemporary Recreational Activities: A Critical Study in the Light of the Prophet's (PBUH) Biography

Dr. Tahmina Fazil

Assistant Professor, University of Education, Vehari Campus

Dr. Hafiz Zahid Farooq

Assistant Professor, Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore, Pakistan

Amber Zahra

Lecturer, Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore, Pakistan

Abstract

Humor and recreation are intrinsic aspects of human nature, but their nature, limits, and ethical framework hold significant importance. Islamic teachings emphasize that entertainment should be within the bounds of moderation and morality. The Seerah of the Prophet Muhammad (PBUH) provides an ideal example of balanced humor, which was not only a source of delight but also a means of moral training and social betterment. In the modern era, recreational activities have expanded through various mediums, including media, film, drama, and social media, many of which promote unethical trends and moral decline. Therefore, it is crucial to develop and promote entertainment content that aligns with Islamic values. Islamic lifestyle offers numerous avenues for healthy recreation, such as sports, travel, literary gatherings, and family entertainment. To foster balanced humor, education, media promotion of positive content, and the formation of recreational activities in accordance with Islamic ethics are essential. By promoting humor and recreation based on Islamic principles, a balanced society can be established that not only provides mental peace and joy but also ensures ethical, spiritual, and social benefits.

Keywords: Humor, Recreation, Islamic Ethics, Seerah of the Prophet (PBUH), Media, Social Morality, Balanced Entertainment.

تعارف

تفریح اور مزاح انسانی فطرت کا ایک لازمی جز ہے جو ذہنی سکون اور سماجی ہم آہنگی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ہر معاشرہ اپنی اقدار کے مطابق تفریحی سرگرمیوں کو فروغ دیتا ہے، لیکن اسلام نے اس معاملے میں اعتدال اور اخلاقی حدود متعین کی ہیں۔ سیرت



نبوی ﷺ میں مزاح کی ایک مثالی شکل ملتی ہے جو نہ تو استہزاء اور تحقیر پر مبنی ہے اور نہ ہی شریعت کی حدود سے متجاوز۔ تاہم، معاصر دنیا میں تفریح کے نام پر ایسے رجحانات فروغ پا رہے ہیں جو اخلاقی زوال اور بے راہ روی کا سبب بن رہے ہیں۔ اس تحقیق کا بنیادی مقصد سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں اسلامی مزاح کے اصولوں کو واضح کرنا اور معاصر تفریحی سرگرمیوں کے مثبت و منفی پہلوؤں کا تجزیہ کرنا ہے۔ تحقیق میں درج ذیل سوالات پر غور کیا جائے گا: سیرت نبوی ﷺ میں مزاح کی حدود کیا ہیں؟ جدید تفریحی ذرائع میں اسلامی اصولوں کی خلاف ورزی کس حد تک ہے؟ اسلامی اور معاصر تفریحی رجحانات میں کیا فرق ہے؟ اور کیا موجودہ دور میں اسلامی اصولوں کے مطابق کوئی متبادل فراہم کیا جاسکتا ہے؟ اس تحقیق میں معیاری تحقیقی طریقے اپنائے جائیں گے، جن میں تفسیری و حدیثی منہج، تاریخی و تقابلی جائزہ، تنقیدی مطالعہ، اور تجزیاتی منہج شامل ہوں گے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں اسلامی مزاح کے اصولوں کو واضح کرنے کے ساتھ ساتھ جدید تفریحی سرگرمیوں کا اخلاقی اور سماجی اثرات کے حوالے سے تجزیہ کیا جائے گا، تاکہ اسلامی اصولوں کے مطابق متوازن تفریحی ماڈل کی تشکیل میں مدد مل سکے۔

مبحث اول: تصور مزاح — مفہوم اور تاریخی پس منظر

I. مزاح کی لغوی و اصطلاحی تعریف

مزاح کا لغوی معنی نرمی، خوش طبعی اور دل لگی کرنا ہے۔ عربی زبان میں "مزاح" کا مادہ "م-ز-ح" ہے، جس کا مطلب ہے کسی بات کو ہلکے پھلکے انداز میں کہنا تاکہ دوسروں کو خوشی اور مسرت حاصل ہو۔ مشہور لغوی امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

"الْمَزَاحُ طَلَبُ الْفُرَحَةِ بِإِيرَادِ مَا يُضْحِكُ فِي مَحَلِّهِ، وَإِنْ بَلَغَ إِلَى الْإِفْرَاطِ سُحِّيَ خَرَقًا وَسَقَمًا وَمَذَاهَةً¹."

المزاح خوش طبعی کی طلب ہے جو ایسے کلمات کے ذریعے حاصل ہو جو ہنسی پیدا کریں اور موقع کے مطابق ہوں، لیکن اگر حد سے بڑھ جائے تو اسے بیوقوفی اور نادانی کہا جائے گا۔

اصطلاحی طور پر، مزاح اس انداز گفتگو کو کہتے ہیں جو سنجیدگی کو متاثر کیے بغیر مسکراہٹ اور خوش طبعی کا سبب بنے۔

II. مختلف تہذیبوں میں مزاح کا ارتقا

¹ Al-Rāghib al-Aṣḥānī, *Mufradāt al-Qurʾān* Beirut: Dār al-Maʿrifah, 1412 AH, 1:329



مختلف تہذیبوں میں مزاح کے مفہیم اور اس کا استعمال مختلف انداز میں نظر آتا ہے۔ قدیم یونانی فلسفی ارسطو نے مزاح کو انسانی ذہانت کی علامت قرار دیا اور اسے فکری نشوونما کے لیے مفید قرار دیا۔ اس کے برعکس افلاطون نے مزاح کو ایک نچلے درجے کی ذہنی سرگرمی کہا، جو عقل و شعور پر منفی اثر ڈال سکتی ہے۔²

یونانی مزاح کے برعکس، اسلامی تہذیب میں مزاح کو اعتدال اور اخلاقیات کے دائرے میں رکھا گیا۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"إِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا"³

میں صرف حق بات کہتا ہوں، چاہے وہ مزاح میں ہی کیوں نہ ہو۔

III. اسلامی تہذیب میں مزاح کی روایات

اسلامی روایات میں مزاح کو ایک مثبت اور اخلاقی قدر کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے، جس کی سب سے بڑی مثال نبی کریم ﷺ کی سیرت مبارکہ میں ملتی ہے۔ آپ ﷺ کا مزاح انتہائی نرمی اور حکمت پر مبنی ہوتا تھا، جس میں کسی کی تحقیر یا تضحیک شامل نہیں ہوتی تھی۔ حضرت جریر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں:

"مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِهِ"⁴.

رسول اللہ ﷺ جب بھی مجھے دیکھتے تو مسکراتے۔

مزاح کی اسلامی روایت میں دیگر اہم شخصیات جیسے امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور امام غزالی بھی شامل ہیں، جنہوں نے اپنے علمی مجالس میں نرمی اور خوش طبعی کو شامل رکھا تا کہ علمی مباحث کو بوجھل ہونے سے بچایا جاسکے۔ امام غزالی فرماتے ہیں:

"المزاح الممدوح ما لا يكثر، ولا يخل بالوقار، ولا يؤذي أحداً"⁵.

پسندیدہ مزاح وہ ہے جو زیادہ نہ ہو، وقار کو متاثر نہ کرے، اور کسی کو تکلیف نہ دے۔

² Plato, *The Republic* London: Oxford University Press, 1892, 389b

³ Al-Qushīrī, Abū al-Ḥusāīn, Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim* Nishāpūr: Dār al-Khilāfa Al-‘Ilmīya, 1330 AH, 1:2722

⁴ Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā‘īl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* Bukhārā: Dār Ṭawq al-Najāt, 1422 AH, 1:608

⁵ Al-Ghazālī, Abū Ḥāmid, *Ḥyā’ ‘Ulūm al-Dīn* Cairo: Al-Maktaba Al-Tijāriya, 1939, 2:310



یہ اقتباسات اس حقیقت کو واضح کرتے ہیں کہ اسلامی تہذیب میں مزاح کو اعتدال اور اخلاقی اصولوں کے ساتھ مربوط کیا گیا ہے، تاکہ معاشرتی زندگی میں خوش طبعی اور سنجیدگی میں توازن برقرار رکھا جاسکے۔

مبحث دوم: سیرت النبی ﷺ میں مزاح کا تصور

I. سیرت طیبہ میں مزاح کے اصول

نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ میں مزاح ایک منفرد اور اعتدال پر مبنی نمونہ پیش کرتا ہے، جس میں خوش طبعی، حسن اخلاق اور حکمت کا حسین امتزاج ملتا ہے۔ آپ ﷺ کے مزاح کے بنیادی اصول درج ذیل ہیں:

1. حق گوئی: نبی کریم ﷺ کا مزاح ہمیشہ سچائی پر مبنی ہوتا تھا اور اس میں جھوٹ یا مبالغہ شامل نہ ہوتا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"إِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا"

میں صرف حق بات کہتا ہوں، چاہے وہ مزاح میں ہی کیوں نہ ہو۔

2. وقار اور شائستگی: رسول اللہ ﷺ کا مزاح کبھی غیر مہذب یا تحقیر آمیز نہ ہوتا بلکہ عزت و وقار کا حامل ہوتا۔

3. کسی کی دل آزاری نہ ہو: آپ ﷺ کی مزاحیہ گفتگو میں کسی کو تکلیف یا شرمندگی محسوس نہ ہوتی تھی۔

4. حد سے تجاوز نہ ہو: آپ ﷺ کا مزاح نرمی اور متانت کے ساتھ ہوتا اور اعتدال کی حد سے تجاوز نہ کرتا۔

امام غزالی فرماتے ہیں:

"المزاح الممدوح ما لا يكثر، ولا يخل بالوقار، ولا يؤذي أحدًا".

پسندیدہ مزاح وہ ہے جو زیادہ نہ ہو، وقار کو متاثر نہ کرے، اور کسی کو تکلیف نہ دے۔

II. نبی اکرم ﷺ کی مزاحیہ گفتگو اور لطائف — مثالی نمونے

⁶ Al-Qushīrī, Abū al-Ḥusayn, Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim* Nishāpūr: Dār al-Khilāfa Al-‘Ilmīya, 1330 AH, 1:2722

⁷ Al-Ghazālī, Abū Ḥamid, *Ṭḥyā’ ‘Ulūm al-Dīn* Cairo: Al-Maktaba Al-Tijāriya, 1939, 2:310



رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں کئی ایسے واقعات موجود ہیں جن میں آپ ﷺ نے خوش طبعی اور مزاح کے ذریعے صحابہ کرام کو مسرور فرمایا۔

1. بوڑھی عورت اور جنت

حضرت ام ایمنؓ سے روایت ہے کہ ایک بوڑھی عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: "یا رسول اللہ! دعا کریں کہ اللہ مجھے جنت میں داخل کرے۔" آپ ﷺ نے خوش طبعی سے فرمایا:

"لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوزٌ"⁸

کوئی بوڑھی عورت جنت میں داخل نہیں ہوگی۔

بوڑھی خاتون غمگین ہو گئیں، تو آپ ﷺ نے مسکرا کر وضاحت فرمائی کہ جنت میں داخل ہونے کے بعد ہر عورت کو جوان بنا دیا جائے گا۔

2. حضرت انسؓ اور اونٹنی

ایک دفعہ حضرت انسؓ سے نبی کریم ﷺ نے ازراہ مزاح فرمایا:

"يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ"⁹

اے دوکانوں والے!

حضرت انسؓ مسکرائے کیونکہ ہر انسان کے دو کان ہوتے ہیں، اور اس انداز سے آپ ﷺ نے محبت بھرا مزاح فرمایا۔

III. نبی کریم ﷺ کے مزاح کی حدود و قیود

نبی کریم ﷺ کے مزاح میں کچھ اہم حدود و قیود تھیں جن کی پاسداری کی جاتی تھی:

1. جھوٹ اور مبالغہ سے اجتناب: آپ ﷺ نے فرمایا:

⁸ Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn 'Īsā, *Sunan al-Tirmidhī* Kūfa: Dār al-Kutub al-‘Ilmīya, 1407 AH, 4:532

⁹ Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ash‘ath, *Sunan Abī Dāwūd* Baṣra: Dār al-Kutub al-‘Ilmīya, 1405 AH, 5:456



"وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ، وَيَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ" ¹⁰.

ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے، ہلاکت ہے اس کے لیے، ہلاکت ہے اس کے لیے۔

2. کسی کی عزت و وقار پر حرف نہ آئے: آپ ﷺ کا مزاح ہمیشہ عزت دارانہ ہوتا، کسی کی تضحیک یا توہین اس میں شامل نہ ہوتی۔

3. حد سے تجاوز نہ ہو: نبی کریم ﷺ کے مزاح میں ہمیشہ اعتدال ہوتا، وہ نہ تو عام زندگی پر حاوی ہوتا اور نہ ہی غیر ضروری حد تک بڑھایا جاتا۔

یہ اصول اسلامی تہذیب میں اعتدال اور اخلاقی دائرے میں رہ کر مزاح کرنے کی بہترین مثال فراہم کرتے ہیں، جو نہ صرف معاشرتی زندگی کو خوشگوار بناتے ہیں بلکہ اسلامی اقدار کو بھی برقرار رکھتے ہیں۔

مبحث سوم: معاصر تفریحی سرگرمیاں اور اسلامی اصول

I. جدید تفریحی ذرائع: مثبت اور منفی پہلو

آج کے دور میں تفریح کے ذرائع میں بے پناہ تنوع پیدا ہو چکا ہے۔ ٹیلی ویژن، فلمیں، ڈرامے، سوشل میڈیا، اسٹیج کامیڈی اور مزاحیہ پروگرامز تفریح کا بنیادی ذریعہ بن چکے ہیں۔ ان ذرائع کے چند مثبت اور منفی پہلو درج ذیل ہیں:

مثبت پہلو:

- ذہنی دباؤ کو کم کرنے اور خوشی فراہم کرنے کا ذریعہ۔
- تعلیمی اور معلوماتی تفریح، جیسے تاریخی فلمیں اور سائنسی ڈاکو منٹریز۔
- اصلاحی اور سماجی شعور اجاگر کرنے والے مزاحیہ پروگرامز۔

منفی پہلو:

- غیر اخلاقی اور فحش مزاح کا فروغ۔

¹⁰ Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ash‘ath, *Sunan Abī Dāwūd* Baṣra: Dār al-Kutub al-‘Ilmīya, 1405 AH, 4:298



- معاشرتی اور مذہبی مقدسات کا تمسخر اڑانے کا رجحان۔
 - جھوٹ، مبالغہ آرائی اور دوسروں کی تحقیر پر مبنی مزاح۔
- نبی کریم ﷺ نے تفریح کی اجازت دی، مگر ساتھ ہی اس کی حدود متعین کیں۔ امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں:
- "اللَّهُوُ الْمَشْرُوعُ هُوَ مَا لَمْ يُخْرِجِ الْعَبْدَ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَطَاعَتِهِ"¹¹
- جائز تفریح وہ ہے جو بندے کو اللہ کے ذکر اور اطاعت سے غافل نہ کرے۔
- II. میڈیا، فلم، ڈرامہ اور سوشل میڈیا میں مزاح کے رجحانات
- معاصر میڈیا میں مزاح کے رجحانات مختلف نوعیت کے ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:
1. اسٹیج کامیڈی اور سٹینڈ اپ کامیڈی
- یہ تفریح کی ایک مقبول صنف ہے، مگر اکثر اس میں دوسروں کی تضحیک، غیر اخلاقی جملے اور بے ہودہ حرکات شامل ہوتی ہیں، جو اسلامی اخلاقیات کے منافی ہیں۔- 2. فلم اور ڈرامہ

فلموں اور ڈراموں میں کامیڈی ایک مرکزی عنصر ہے، مگر اس میں اکثر فحش مزاح، مذہبی علامات کی بے حرمتی اور غیر شائستہ زبان استعمال کی جاتی ہے۔- 3. سوشل میڈیا

مختلف میمز، طنزیہ ویڈیوز اور مزاحیہ کلپس کی بھرمار ہے، مگر ان میں بعض اوقات جھوٹ، مبالغہ، اور دوسروں کو نیچا دکھانے کا رجحان پایا جاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ حُسِّنَ إِسْلَامُ الْمَرْءِ تَزَكُّهُ مَا لَا يَغْنِيهِ"¹²

¹¹ Ibn Qayyim al-Jawziyya, *Madārij al-Sālikīn* Cairo: Dār al-Ḥadīth, 2003, 2:123

¹² Al-Nawawī, Yahyā ibn Sharaf, *Riyāḍ al-Ṣāliḥīn* Damascus: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyya, 1417 AH, 1:37



انسان کے اچھے اسلام کی علامت یہ ہے کہ وہ بے مقصد چیزوں کو چھوڑ دے۔

III. اسلامی اخلاقیات اور تفریحی سرگرمیوں کی رہنمائی

اسلامی نقطہ نظر سے تفریح جائز ہے، مگر اس کے لیے چند اہم اصول مقرر کیے گئے ہیں:

1. تفریح کا مقصد نیکی اور اعتدال ہو

ایسی تفریح جو اسلامی اخلاقیات سے متصادم نہ ہو اور مثبت اثرات رکھتی ہو، وہ جائز ہے۔

2. جھوٹ اور فحاشی سے پرہیز

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: قِيلَ وَقَالَ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ"¹³

اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تین چیزوں کو ناپسند کرتا ہے: بے مقصد باتیں، مال کا ضیاع، اور فضول سوالات۔

3. تفریح عبادات اور معاشرتی ذمہ داریوں سے غافل نہ کرے

امام غزالیؒ لکھتے ہیں:

"اللَّهُ يُبَاحُ بِقَدَرٍ مَا لَا يُشْغِلُ عَنْ فَرَائِضِ الدِّينِ وَوَاجِبَاتِهِ"¹⁴

تفریح اتنی ہی جائز ہے، جتنی کہ وہ دینی فرائض اور ذمہ داریوں میں رکاوٹ نہ بنے۔

معاصر تفریحی ذرائع میں مزاح کے بے شمار مثبت اور منفی رجحانات موجود ہیں۔ سیرت النبی ﷺ ہمیں سکھاتی ہے کہ مزاح میں سچائی، وقار، عزت اور اخلاقی حدود کا خاص خیال رکھا جائے۔ موجودہ میڈیا اور تفریحی سرگرمیوں میں اگر اسلامی اخلاقیات کو مد نظر رکھا جائے تو یہ معاشرے کے لیے بہتری کا ذریعہ بن سکتی ہیں، ورنہ بے راہ روی اور اخلاقی زوال کا سبب بن سکتی ہیں۔

بحث چہارم: مزاح میں اعتدال اور اخلاقی دائرہ کار

I. اسلامی نقطہ نظر سے جائز اور ناجائز مزاح

¹³ Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'īl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* Mecca: Dār Ṭawq al-Najāh, 1422 AH, 8:598

¹⁴ Al-Ghazālī, *Ḥyā' al-ʿUlūm al-Dīn* Cairo: Al-Maktaba Al-Tijāriya, 1939, 2:312



اسلام میں مزاح کی اجازت ہے، مگر اس کے کچھ اخلاقی اصول اور حدود ہیں۔ جائز مزاح وہ ہے جو سچ پر مبنی ہو، کسی کی دل آزاری یا تحقیر نہ کرے، اور فحش گوئی سے پاک ہو۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"وَيْلٌ لِلَّذِي يَحْدِثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ، وَيْلٌ لَهُ، وَيْلٌ لَهُ، وَيْلٌ لَهُ" ¹⁵

تباہی ہے اس شخص کے لیے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولے، تباہی ہے اس کے لیے، تباہی ہے اس کے لیے۔ اس کے برعکس ناجائز مزاح وہ ہے جو جھوٹ، فحش گوئی، استہزاء، یاد دوسروں کی عزت و وقار کو مجروح کرنے پر مبنی ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ" ¹⁶

اے ایمان والو! کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے، ممکن ہے وہ ان سے بہتر ہوں۔

II. طنز، استہزاء اور تحقیر کے مضر اثرات

اسلام میں مزاح کی اجازت ہے، مگر طنز، استہزاء اور تحقیر کی سخت ممانعت کی گئی ہے، کیونکہ یہ باہمی تعلقات کو نقصان پہنچاتے ہیں اور نفرت و فساد کو جنم دیتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ" ¹⁷

مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اس کو رسوا کرتا ہے، اور نہ اسے حقیر سمجھتا ہے۔
جدید معاشرت میں طنز اور استہزاء کو ایک تفریحی عنصر سمجھا جاتا ہے، مگر اس کے کئی مضر اثرات ہیں:

1. معاشرتی انتشار اور نفرت:

طنزیہ اور تحقیر آمیز مزاح معاشرے میں نفاق اور دشمنی پیدا کرتا ہے، جو اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔

گراوٹ:

2. اخلاقی

تحقیر آمیز مزاح سے انسان کی عزت و وقار مجروح ہوتی ہے، اور یہ اخلاقی زوال کا باعث بنتا ہے۔

¹⁵ Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ash'ath, *Sunan Abī Dāwūd* Cairo: Dār al-Ḥadīth, 1410 AH, 4:2520

¹⁶ Al-Qur'ān, 49:11

¹⁷ Muslim ibn al-Hajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim* Nishāpūr: Dār al-Khilāfa al-Ilmīya, 1330 AH, 4:2564



3. دینی اور سماجی اقدار کی بے حرمتی:

بعض اوقات مزاح میں مقدس شخصیات، دینی شعائر، یا معاشرتی روایات کا مذاق اڑایا جاتا ہے، جو سخت گناہ ہے۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں:

"السُّخْرِيَّةُ وَالْإِسْتِهْزَاءُ مِنَ أَخْلَاقِ الْمُنَافِقِينَ، وَهِيَ تُفْسِدُ الْمَوَدَّةَ وَتُنْشِئُ الْبَغْضَاءَ"¹⁸

استہزاء اور تحقیر منافقوں کی صفات میں سے ہے، یہ محبت کو ختم کر کے بغض و نفرت پیدا کرتا ہے۔

III. صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کے ہاں مزاح کے اصول

نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ بھی مزاح کیا کرتے تھے، مگر ان کا مزاح باوقار، بامقصد اور اخلاقی حدود میں ہوتا تھا۔

1. حضرت عمر بن الخطابؓ اور مزاح

حضرت عمرؓ اپنے سخت مزاح کے باوجود خوش طبعی کے قائل تھے۔ ایک مرتبہ کسی شخص نے ان سے کہا: "اے امیر

المؤمنین! آپ بوڑھے ہو گئے ہیں۔" حضرت عمرؓ نے مسکرا کر جواب دیا:

"نَعَمْ، وَلَكِنَّهُ شَيْبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ"¹⁹

ہاں! لیکن یہ سفید بال اللہ کے راستے میں آئے ہیں۔

2. حضرت علیؓ اور مزاح

حضرت علیؓ بھی خوش طبع تھے۔ ایک مرتبہ کسی شخص نے ان سے پوچھا: "کیا اونٹوں کے سر میں عقل ہوتی ہے؟" حضرت

علیؓ نے مسکراتے ہوئے کہا:

"لَوْ كَانَ فِيهَا عَقْلٌ لَكَانَتْ فِي الرَّجُلِ أَوَّلًا"²⁰

اگر اونٹ کے سر میں عقل ہوتی، تو سب سے پہلے انسان کے سر میں ہونی چاہیے تھی!

¹⁸ Al-Ghazālī, *Iḥyāʾ ʿUlūm al-Dīn* Cairo: Al-Maktaba Al-Tijāriya, 1939, 3:157

¹⁹ Ibn Saʿd, *Ṭabaqāt al-Kubrā* Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyya, 1990, 3: 275

²⁰ Ibn Kathīr, *Al-Bidāya wa al-Nihāya* Beirut: Dār al-Maʿrifah, 1988, 8: 15



3. امام ابو حنیفہؒ کا مزاح

امام ابو حنیفہؒ علمی مباحث میں بھی ظرافت کا پہلو رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے پوچھا: "کیا وضو کے بعد کپڑے خشک کیے جاسکتے ہیں؟" امام ابو حنیفہؒ نے مسکرا کر کہا:

"نَعَمْ، وَیُمْكِنُكَ أَنْ تَنْتَظِرَ حَتَّى يَجِفَّ بِطَبِيعَتِهِ"²¹

*ہاں، لیکن تم یہ بھی کر سکتے ہو کہ خود ہی سوکھنے دو!

اسلام میں مزاح کا ایک متوازن اور اعتدال پسند تصور پایا جاتا ہے، جو جھوٹ، تحقیر، اور فحاشی سے پاک ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کا مزاح ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے، جو عزت، وقار اور حکمت پر مبنی تھا۔ معاصر دنیا میں طنز، استہزاء اور تحقیر کے مضر اثرات کو سمجھنا ضروری ہے تاکہ تفریح اور مزاح کے ذرائع کو اسلامی اخلاقیات کے مطابق ڈھالا جاسکے۔

بحث پنجم: اسلامی اصولوں کے مطابق متوازن تفریحی سرگرمیوں کی تشکیل

I. اسلامی طرز حیات میں صحت مند تفریح کے مواقع

اسلامی طرز حیات میں تفریحی سرگرمیوں کی مکمل اجازت ہے، بشرطیکہ وہ اخلاقی، اعتدال پسند اور مثبت مقاصد پر مبنی ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے ساتھ مختلف مواقع پر تفریحی سرگرمیوں میں شرکت فرمائی، جیسے کھیل کود، گھڑ سواری، تیر اندازی، اور نعت و اشعار سننا۔ حدیث میں آتا ہے:

"لِكُلِّ شَيْءٍ حَقِيقَةٌ، وَإِنَّ لِهَذَا الْقَلْبِ فِتْرَةً، فَإِنْ صَرَفَهَا صَاحِبُهَا إِلَى السُّنَّةِ فَطُوبَى لَهُ، وَإِنْ صَرَفَهَا إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ فَقَدْ هَلَكَ"²²

ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے، اور اس دل کو بھی کبھی آرام کی ضرورت ہوتی ہے، پس جو اسے سنت کے مطابق آرام دے، وہ کامیاب ہے، اور جو اسے غلط راستے پر لے جائے، وہ ہلاک ہو گیا۔

اسلامی معاشرت میں صحت مند تفریح کے مختلف مواقع موجود ہیں، جیسے:

1. کھیل کود: نبی اکرم ﷺ نے گھڑ دوڑ، نیزہ بازی، تیر اندازی، اور کشتی جیسے کھیلوں کی ترغیب دی۔

²¹ Al-Khātib al-Baghdādī, *Tārikh Baghdad* Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmīya, 1997, 13: 332

²² Ibn Ḥanbal, Aḥmad, *Musnad Aḥmad* Beirut: Mu’assasat al-Risāla, 2001, 3: 198



2. سیر و تفریح: قدرتی مناظر دیکھنے، سفر کرنے اور صحت مند ماحول میں وقت گزارنے کو پسند فرمایا گیا ہے۔
3. ادبی و علمی محافل: اسلامی تاریخ میں نعت، شاعری، اور تاریخی قصے سننے کی روایات موجود ہیں، جو ذہنی سکون کا ذریعہ بنتی ہیں۔

4. خاندانی تفریح: اہل خانہ کے ساتھ خوشگوار ماحول میں گفتگو، مزاح اور کھیل کود کو نبی اکرم ﷺ نے پسند فرمایا۔

II. اسلامی معاشرے میں متوازن مزاح کے فروغ کے لیے تجاویز

اسلامی معاشرے میں متوازن اور مثبت مزاح کے فروغ کے لیے درج ذیل اقدامات ضروری ہیں:

1. تعلیم و تربیت: معاشرتی اور تعلیمی اداروں میں اسلامی اخلاقیات کے مطابق مزاح کی حدود اور اصولوں پر تربیت دی جائے۔

2. ادب و صحافت میں اصلاح: طنز و استہزاء اور تحقیر پر مبنی مواد کے بجائے ایسا مزاح تخلیق کیا جائے جو تعمیری ہو اور اخلاقی اقدار کے مطابق ہو۔

3. سوشل میڈیا پر رہنمائی: جدید ذرائع ابلاغ پر ایسا مواد پھیلا یا جائے جو اسلامی اخلاقیات کے مطابق تفریح فراہم کرے۔
4. دینی شخصیات کی شرکت: علمائے کرام اور دینی رہنما تفریحی سرگرمیوں میں رہنمائی فراہم کریں تاکہ معاشرتی اصلاح کے ساتھ مثبت مزاح کو فروغ دیا جاسکے۔

نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرامؓ بھی متوازن اور مہذب مزاح کے قائل تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا:

"إِنِّي لَأَمْنَحُ، وَإِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا"²³

میں بھی مزاح کرتا ہوں، لیکن ہمیشہ سچ بولتا ہوں۔

III. جدید ذرائع ابلاغ میں اسلامی اقدار پر مبنی تفریحی مواد کی تیاری

جدید میڈیا جیسے فلم، ڈرامہ، اور سوشل میڈیا کے ذریعے تفریح کا تصور عام ہو چکا ہے، مگر ان میں اکثر مواد غیر اسلامی اور غیر اخلاقی ہوتا ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ جدید ذرائع ابلاغ میں اسلامی اقدار پر مبنی تفریحی مواد کو فروغ دیا جائے، جیسے:

1. اسلامی اخلاقیات پر مبنی فلمیں اور ڈرامے:

²³ Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'īl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* Cairo: Dār al-Salām, 1422 AH, 8: 6130



- ایسے ڈرامے اور فلمیں تخلیق کی جائیں جو اسلامی تاریخ، سیرت النبی ﷺ، اور اخلاقی کہانیوں پر مبنی ہوں۔
- طنز و تحقیر کے بجائے ہلکے پھلکے اور تعمیری مزاح کو فروغ دیا جائے۔

2. سوشل میڈیا پر مثبت مواد:

- علماء اور اسلامی اسکالرز کی رہنمائی میں ایسے ویڈیوز اور مواد تخلیق کیا جائے جو تفریح کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات کو بھی اجاگر کرے۔
- غیر مہذب مزاح کی جگہ مہذب اور باوقار تفریحی مواد پیش کیا جائے۔

3. ادبی اور ثقافتی سرگرمیاں:

- اسلامی مزاح پر مبنی ادبی محافل، مشاعرے، اور تفریحی نشستیں منعقد کی جائیں۔
- طنزیہ اور بے مقصد مزاح کے بجائے، تعمیری اور اخلاقی مزاح کو فروغ دیا جائے۔

امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں:

"التَّزْفِيهِ الْمُبَاحُ يَقْوِي النَّفْسَ وَيُعِينُ عَلَى الْعِبَادَةِ، وَأَمَّا التَّزْفِيهِ الْمَحْرَمُ فَهُوَ مَدْخَلٌ لِلشَّيْطَانِ"²⁴

جائز تفریح نفس کو تقویت دیتی ہے اور عبادت میں مددگار ثابت ہوتی ہے، جبکہ حرام تفریح شیطان کے لیے دروازہ کھول دیتی ہے۔ اسلامی اصولوں کے مطابق تفریحی سرگرمیوں کی تشکیل ناگزیر ہے تاکہ معاشرے میں اعتدال اور اخلاقی مزاح کو فروغ دیا جاسکے۔ اسلامی تاریخ میں صحت مند تفریح کے بے شمار مواقع موجود رہے ہیں، جنہیں جدید دور میں بھی اپنایا جاسکتا ہے۔ جدید ذرائع ابلاغ میں اسلامی اقدار پر مبنی تفریحی مواد تیار کر کے معاشرتی بگاڑ کو روکا جاسکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ میڈیا، ادب، اور تفریح کے تمام شعبوں میں اسلامی تعلیمات کو مد نظر رکھتے ہوئے ایسی سرگرمیاں ترتیب دی جائیں جو نہ صرف دل لگی اور تفریح فراہم کریں بلکہ لوگوں کے اخلاق اور دین کو بھی مضبوط کریں۔

خلاصہ کلام

مزاح اور تفریح انسانی فطرت کا لازمی جز ہیں، لیکن ان کی نوعیت، حدود اور اخلاقی دائرہ کار انتہائی اہمیت رکھتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق تفریح کو اعتدال اور اخلاقیات کے دائرے میں ہونا چاہیے۔ نبی اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ میں ہمیں ایسا متوازن مزاح

²⁴ Ibn Qayyim al-Jawziyya, *Madārij al-Sālikīn* Cairo: Dār al-Ḥadīth, 2008, 2:154



اور تفریحی طرزِ عمل نظر آتا ہے جو نہ صرف دل لگی کا ذریعہ تھا بلکہ اخلاقی تربیت اور سماجی بہتری کا بھی ضامن تھا۔ جدید دور میں تفریحی سرگرمیوں کا دائرہ کار وسیع ہو چکا ہے، جس میں میڈیا، فلم، ڈرامہ، اور سوشل میڈیا بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں۔ تاہم، ان میں سے کئی ذرائع میں اخلاقی انحطاط اور غیر اسلامی رجحانات دیکھے جاسکتے ہیں، جو معاشرتی بگاڑ کا باعث بنتے ہیں۔ لہذا، اسلامی اقدار پر مبنی تفریحی مواد کی تیاری اور فروغ وقت کی ضرورت ہے۔ اسلامی طرزِ حیات میں صحت مند تفریح کے متعدد مواقع موجود ہیں، جیسے کھیل کود، سیر و تفریح، علمی و ادبی محافل، اور خاندانی تفریح۔ متوازن تفریح کے فروغ کے لیے تعلیم و تربیت، میڈیا میں مثبت مواد کی ترویج، اور اسلامی اخلاقیات کے مطابق تفریحی سرگرمیوں کی تشکیل ناگزیر ہے۔ لہذا، اسلامی اصولوں کے مطابق مزاح اور تفریح کو فروغ دے کر ایک متوازن معاشرہ تشکیل دیا جاسکتا ہے جو نہ صرف ذہنی سکون اور خوشی فراہم کرے بلکہ اخلاقی، روحانی، اور سماجی طور پر بھی فائدہ مند ثابت ہو۔